



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورۃ آل عمران کی ایک آیت میں فرضیت حج کا بیان ہوا ہے، اس میں لفظ ”سبیل“ سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت کر دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

[1] جس آیت کریمہ کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے، درج ذیل ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو اس کی طرف رستے کی طاقت رکھتے ہوں۔“

اس آیت میں سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔ زاد سے مراد یہ ہے کہ انسان کے پاس اپنے اہل و عیال کے اخراجات سے زائد اتنی رقم موجود ہو کہ وہ بیت اللہ تک آنے، واپس جانے اور اس کے کھانے پینے کے لئے کافی ہو، چونکہ قرون اولیٰ میں ہر ایک انسان اپنی سواری کا انتظام خود کرتا تھا اس لئے متقدمین کے ہاں راحلہ یعنی سواری کی شرط کا ذکر بھی ملتا ہے، اب چونکہ سرکاری طور پر اس کا انتظام کیا جاتا ہے، لہذا اس کے پاس اتنی رقم کا ہونا ضروری ہے کہ بیت اللہ آنے جانے، وہاں کے کھانے پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے کافی ہو، ان اخراجات کے علاوہ اتنی رقم اپنے اہل و عیال کے لئے پھوڑ کر جانے جو اس کی عدم موجودگی میں ان کے اخراجات کے لئے کافی ہو۔ [2] ”سبیل“ کے مضموم میں یہ تمام باتیں شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سبیل سے مراد رستے کا خرچ اور سواری ہے۔“

[3] لیکن یہ روایت ضعیف ہے، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ اور اس معنی کی دیگر تمام روایات ضعیف ہیں۔

بہر حال سبیل سے مراد اتنی رقم ہے جو اس کے اور اہل خانہ کے اخراجات کے لئے کافی ہو۔ (واللہ اعلم)

آل عمران: ۹۷- [1]

سنن الدار قطنی ص ۲۱۶ ج ۲- [2]

ارواء الغلیل: ۹۸۸- [3]

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4- صفحہ نمبر: 215

محدث فتویٰ